مولانا عبدالرزاق٭

کدو (یقطین)

قرآن وسائنس کے تناظر میں اہمیت وفوائد

کدو علم نباتات میں ککربٹیسی (Cucurbitaceae) خاندان سے تعلق رکھتا ہے خربوزہ ، کھیرا ، ککڑی ، پیٹھا ، کدو وغیرہ کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے یہ بیلدار پودا ہے اس کو تازہ حالت میں بطور سالن پکا کر کھایا جاتا ہے اور خشک کر کے اس کے پھل زیب وزینت کی چیزیں بنانے کے کام آتا ہے اس سے بہت ہی نفیس گلدان ، بوتل اور برتن بنائے جاتے ہیں اس کے علاوہ موسیقی کے آلات بنانے کے کام بھی آتا ہے مثلاً ، ستار ، تان پوارا ، بین ، سارنگی وغیرہ۔

تازہ حالت میں یہ ہرے رنگ کا ہوتا ہے ، جس کا وزن ۱۰ کلوگرام تک بھی ہوسکتا ہے کدو کی متعدد اقسام ہیں گول کدو ، لمبا کدو ، پیٹھا کدو ، اژدھا نما کدو (جو ایک میٹر تک لمبا ہوتا ہے) ان کو (Calabash) بھی کہا جاتا ہے۔

تاریخ کے لحاظ سے دنیا کی ابتدائی فصلوں میں ایک فصل کدو بھی ہے ابتداً یہ کھانے کے لئے نہیں بویا جاتا بلکہ پانی ذخیرہ کرنے یا پینے کے برتن کے طور پر مستقل تھا شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ بوتل نما کدو افریقہ سے ایشیا میں آیا ، لوگوں کی ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت یا سمندر کے پانی میں اس کے پھل تیر کر یورپ اور امریکہ میں پہنچے کیونکہ سات مہینے پانی میں تیرنے کے بعد بھی یہ بیج قابل کاشت ہوتے ہیں کولمبس سے پہلے یہ امریکہ میں موجود تھا بوتل نما کدو کے آثار ۱۳۰۰۰ قبل مسیح کے کھنڈرات میں بھی ملتے ہیں۔ (Whitaker & Carter 1954)

قرآن کریم میں یقطین کا ذکر

قرآن مجید میں کدو کا تذکرہ سورۃ صافات میں حضرت یونسؑ کے واقعے میں ہوا ہے حضرت یونسؑ کو اللہ تعالیٰ نے نینویٰ کے ایک لاکھ سے زائد آبادی کی طرف مبعوث کیا تھا حضرت یونسؑ کا عبرانی نام ''یوناہ'' تھا جو عربی میں یونس ہوگیا ان کا زمانہ ۷۸۴ ق م سے ۸۶۰ ق م بتایا جاتا ہے اور اور عہد عتیق کے نوشتوں میں ایک نوشتہ ''یوناہ'' کے نام سے بھی ہے۔

٭ سابق پرنسپل تعلیم القرآن ہائی سکول و فاضل جامعہ دارالعلوم حقانیہ

حضرت یونسؑ نے جب قوم پر تبلیغ حق سے حجت قائم کر دی اور قوم سرکشی اور نافرمانی اور تکذیب پر اڑی رہی تو انہوں نے اللہ کے حکم سے اعلان فرمادیا کہ تین دن (بائبل کے مطابق ۴۰ دن) کے بعد تم پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا اور تمہارا شہر تباہ ہوجائے گا تین دن کے بعد حضرت یونسؑ اللہ کے اذن کے بغیر نینویٰ سے نکلے راستے میں دریا تھا نینویٰ شہر دجلہ کے مشرقی کنارے پر موصل شہر کے عین بالمقابل واقع تھا دریا کو عبور کرنے کیلئے یونسؑ کشتی میں سوار ہوگئے، کشتی گنجائش سے زیادہ بھری ہوئی تھی، کشتی ایک جگہ پہنچ کر رک گئی۔ ملاح نے کہا: مسافروں میں میں کوئی ایسا غلام ہے جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلا ہے (یا باالفاظ دیگر کشتی کا بوجھ کم کرنے کے لئے ایک شخص کا دریا میں اتارنا ضروری تھا) چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی اور قرعہ اندازی میں تین بار آپ کا نام نکلا حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ یہ قرعہ کسی حق کے اثبات کے لئے نہ تھا جس میں ائمہ کا اختلاف ہے بلکہ مالکان کشتی ویسے بھی کسی عذر سے کسی راکب کو کشتی سے اتار دینے کے مجاز تھے اور خود یونسؑ بھی اپنی خوشی سے کشتی سے علیحدہ ہوگئے۔

حضرت یونسؑ نے پانی میں چھلانگ لگادی اور ایک مچھلی نے پانی میں گرنے سے پہلے نگل لیا ان تاریکیوں میں پہنچ کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں مصروف ہوگئے اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا تو اللہ نے اس مصیبت سے نجات دی اس پر مچھلی نے انکو ساحل پر اگل دیا اسکے پیٹ سے اور پانی سے باہر تو آگئے لیکن قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق سقیم تھے، سقیم عربی زبان میں بیمار کو کہتے ہیں جب مچھلی کے پیٹ میں کھانا دانہ نہ ملا تو تندرستی والی حالت برقرار نہ رہی، ضعف لازمی تھا ایسی حالت میں سایہ کا ہونا اور غذا کا ہونا ناگزیر تھا، اللہ تعالیٰ نے وہاں ایک بیلدار درخت اُگا دیا۔ مشہور یہ ہے کہ وہ کدو کا درخت تھا قرآن مجید نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ۝ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۝ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ۝ (یونس: ۱۳۹ تا ۱۴۷)

"بے شک یونسؑ بھی پیغمبروں میں سے تھا جب کہ وہ بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی میں پہنچا پھر وہ قرعہ اندازی میں شریک ہوا اور مغلوب ٹھہرا پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ تھا پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو روز قیامت تک اس مچھلی کے پیٹ میں پڑا رہتا بالآخر ہم نے اس کو ایک چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار وناتواں تھا اور ہم نے اس پر ایک بیلدار (کدو کا) درخت اگا دیا اور اسے ایک لاکھ یا اس سے زائد لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔"

یہاں چند اشکالات پیدا ہوتیں ہیں:

(۱) یہ واقعہ کہاں پیش آیا تھا؟ (۲) مچھلی کونسی تھی؟ (۳) یقطین کے درخت سے کیا مراد ہے؟

تفسیر ماجدی میں ہے: کچھ لوگوں کے خیال میں حضرت یونسؑ کا یہ واقعہ بحیرہ روم میں ہوا تھا بعض علماء کے نزدیک اس واقعے کا تعلق دجلہ کے علاقے سے ہے جہاں شارک قسم کی عظیم الجثہ مچھلیاں زمانہ حال میں بھی دیکھی گئی ہیں انسان کو باآسانی نگل سکتی ہیں۔

ابوالکلام آزادؒ نے بھی اس کا محل وقوع دجلہ کو بیان فرمایا ہے بعض کے مطابق یہ شارک یا وہیل مچھلی تھی احمد الدین مارہردی کے مطابق یہ بلین (Bleen) قسم کی ہوگی جس کے دانت نہیں ہوتے بلکہ اوپر کے جبڑے یا تالو میں چھلنی کی طرح ایک پردہ لٹکتا رہتا ہے چھوٹی غذا اس میں سے چھن کر اندر جاتی ہے اور بڑی غذا (جیسے انسانی جسم) کو نگلتے وقت چھلنی ایک طرف ہٹ جاتی ہے بالعموم یا تو اسے اگل دیتی ہے یا مرجاتی ہے چنانچہ دونوں قسم کے واقعات مشاہدہ میں آچکے ہیں، حضرت یونسؑ جب اس کے پیٹ میں گئے تو انہیں جزو بدن نہ بنا سکی نیتجتاً مچھلی نے انہیں ایک ایسے کنارے پر اگل دیا جو چٹیل میدان تھا۔

یقطین ہر اس درخت کو کہتے ہیں جو بے ساق اور بیلدار ہو۔

كل شجرة لاتقوم على ساق كالدباء والبطيخ والحنظل ونحوذالك فهى عند العرب يقطين (جریر)

قاموس کے لحاظ سے کل مالاساق لہ۔ لغات القرآن نے یقطین کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے: یقطین اسم جنس، کدو کا درلغت (بغوی ومحلی) بغیر تنا کی ہر بیل (سعید بن جبیر) بغیر تنا کی ہر بیل جو سردی میں باقی نہ رہ سکے (حسن ومقاتل بن حبان) امام بغویؒ فرماتے ہیں شجرة من يقطين يعنى القرع على قول المفسرين (بغوی)

یقطین کا درخت یعنی کدو مفسرین کے قول کے مطابق

مختلف احادیث میں کدو کیلئے الدباء اور قرع کا لفظ بھی مستعمل ہے یقطین سے مراد قرع یا الدباء بھی ہوسکتے ہیں قرع لوکی کدو کو بھی کہتے ہیں۔ الجمهور على انه القرع و فائدته ان الذباب لايجتمع عنده (مدارك) بحوالہ جواہر القرآن۔ جمہور کے مطابق یہ لوکی کا درخت ہے اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ مکھیاں اس کے قریب جمع نہیں ہوتی، حضرت یونسؑ چونکہ مضمحل اور بیمار تھے جس کی وجہ سے مچھر اور مکھیاں اس پر جمع ہوسکتی تھی مگر اس پودے کی وجہ سے مکھیاں قریب نہیں آتی تھیں اور آپ کو تکلیف نہیں پہنچتی تھی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کدو کی بیل تو اتنی بلند نہیں ہوتی جس کی وجہ سے سایہ ہوجائے بیان

القرآن نے اس کا جواب دیا ہے کہ شاید اس میدان میں کوئی تناوار درخت ہوگا جس کے پتے سایہ دار نہ ہوں گے اس پر بیلدار درخت جس کے پتے چوڑے ہوں پھیل گیا ہوگا جس کی تعین بھی بعض روایات میں ہے کہ کدو کی بیل تھی، یا اسکا جواب یوں بھی ہوسکتا ہے کہ بطور خرق عادت اس درخت کی بیل کسی سہارے کے بغیر اوپر پھیل گئی کیونکہ معجزہ تھا اس لئے چڑھنے اور ٹھہرنے کیلئے کسی درخت یا دیوار کی ضرورت نہ ہوئی (تفہیم القرآن، انوار البیان) احمد الدین ماہروی یقطین کے بارے میں فرماتے ہیں:

آگین دراصل یقطین ہے جو ایک خاص قسم کی گول لوکی کے واسطے استعمال ہوتا ہے اور مکران کے ساحلی علاقوں میں اگنے والی ایک خاص قسم کی گول لوکی کے واسطے استعمال ہوتا ہے اس کا مزا ککڑی کی طرح ہوتا ہے جو تربوز کے برابر ہوتی ہے چھلکا نرم اور لذیذ ہوتا ہے اور باآسانی کھایا جاسکتا ہے ساحلی علاقوں پر موجود مچھلیوں کی گلی سڑی ہڈیاں اور اور کانٹوں کے ڈھیر پر یہ پودا اگتا ہے اور خوب نشوونما پاتا ہے غلاظت کے یہ انبار بہت اعلیٰ قسم کی کھاد کا کام دیتے ہیں بیل دور دور تک پھیلی ہوتی ہے، جس کے اندر بیک وقت ایک نہیں دو چار انسان اپنے آپ کو بخوبی چھپا سکتے ہیں، پتے نہایت چکنے اور ملائم ہوتے ہیں جو نیچے نرم و نازک گدوں اور اوپر اوڑھنے کے لئے ریشمی چادر کا کام دیتے ہیں تری اور خشکی اتنی ہوتی ہے کہ آفتاب کی کرنیں اندر چھپے ہوئے انسان کو تکلیف نہیں دے سکتیں اس کا پھل میٹھا اور ہاضم ہوتا ہے مریض کے لئے اچھی غذا ہے اسکے اندر ایک کیمیاوی مادہ ہوتا ہے جو حشرات الارض اور مکھیوں کے لئے مہلک ہے، چنانچہ ادنیٰ کیڑے تو درکنار سانپ بچھو بھی اس کی طرف رُخ کرنے سے کتراتے ہیں (فقط واللہ اعلم بالصواب)

مکران ساحل طبعی طور پر ساحل عراق سے مشابہ ہے شاید وہاں پر بھی یہی درخت یا بیل تھا جس نے یونسؑ کو چھپا دیا تھا اور آرام و غذا کا بھی اعلیٰ انتظام تھا۔

امام ابو یوسفؒ اور ہارون الرشیدؒ کے درباری وزیر کا واقعہ

امام ابو یوسف ہارون الرشید کے دربار میں تشریف فرما تھے۔ ہارون الرشید بہت بڑے جاہ و جلال والے بادشاہ تھے اسلامی تاریخ میں آپ جیسا جاہ و جلال اور شان و شوکت والا حکمران نہیں گزرا۔ آپ میں جمال اور جلال کی جملہ صفات جمع تھیں، جب بادل آتے تو فرماتے کہ جاؤ جہاں برستے ہو برسو، چاہے افریقہ میں برستے ہو یا تاجکستان اور ازبکستان یا ہندوستان میں برستے ہو یعنی جس ملک میں برسو گے اس کا خراج میرے خزانے میں آئے گا۔ آپ کے دور میں اسلامی ریاست اتنی وسیع ہو چکی تھی، جیسا کہ پرانے زمانے میں لوگ کہا کرتے تھے کہ انگریزی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ اسلئے ہر جگہ انگریز کی بادشاہت تھی اگر ایک جگہ ڈوب جاتا تو دوسری جگہ موجود ہوتا، تو ہارون الرشیدؒ کے زمانہ میں یہ کیفیت تھی

کہ اسکی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا تو آپ اسکی تعبیر ان الفاظ سے کرتے تھے کہ اے بادل جاؤ جہاں چاہو برسو فائدہ مجھے ہی پہنچے گا۔اور قاضی ابو یوسفؒ اسکے قاضی القضاۃ یعنی چیف جسٹس تھے۔ دربار لگا ہوا تھا وزراء ، امراء اور درباری موجود تھے کسی شخص نے یہ حدیث پیش کی کہ رسول اللہ ﷺ کو کدو بہت پسند تھا تو ایک امیر نے ناک بھوں چڑھا کر کہا کہ یہ بھی کوئی کھانے کی چیز ہے تو اسی وقت امام ابو یوسفؒ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور کھڑے ہو گئے اور چیخ اٹھے کہ النتع و السیف چونکہ آپ چیف جسٹس تھے فوراً حکم دیا کہ تلوار اور کھال لے آؤ اس زمانہ میں دربار کے اندر ہی آدمی کو ذبح کیا جاتا تھا۔آپ نے حکم دیا کہ تلوار اور کھال لاؤ کہ ایک بڑا وزیر قتل ہونے والا ہے، اس لئے کہ اس شخص نے رسول ﷺ کی محبوب چیز کے مقابلہ میں ایسی بات کہی ہے۔ (نظام اکل وشرب)

حدیث اور عہد عتیق کے نوشتوں میں کدو کا تذکرہ

قرآن مجید میں کدو کے لئے یقطین اور عام عربی میں اور احادیث مبارکہ میں الدباء اور القرع کا لفظ مستعمل ہے حضور ﷺ کو کدو کا سالن بہت پسند تھا حضرت انس سے شمائل ترمذی میں ایک روایت ہے:

حضور ﷺ کو الدباء (کدو) مرغوب تھا ایک مرتبہ کسی دعوت میں تشریف لے گئے جس میں کدو تھا چونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ ﷺ کو یہ بہت پسند ہے اسلئے اسکے قتلے ڈھونڈ کر اسکو حضور ﷺ کے سامنے کر دیتا تھا۔

حضرت انس چونکہ حضور ﷺ کے خادم تھے اس لئے پیغمبر ﷺ کے عائلی زندگی اور قیام وطعام سے خوب واقف تھے حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کدو سے محبت کرتے تھے (ابن ماجہ)
بخاری شریف کی روایت کے مطابق حضرت انسؓ سے روایت ہے ایک درزی سے دعوت میں حضور ﷺ کی خدمت میں کدو کا سالن پیش کیا آپ ﷺ نے اسے شوق سے تناول فرمایا ، اسی روز سے میں اسے پسند کرتا ہوں اسکے علاوہ بہت ساری احادیث سے کدو کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے ۔عہد عتیق کے یوناہ نوشتے میں حضرت یونسؑ کے واقعے کے ذیل تحریر ہے۔''تب خداوند نے کدو کی بیل اگائی اور اسے یوناہ کے اوپر پھیلایا کہ اسکے سر پر سایہ ہو اور وہ تکلیف سے بچے اور یوناہ اس بیل کے سبب نہایت خوش ہوا۔''

کدو کی نباتاتی جماعت بندی

قرآنی نام	:	یقطین (واحد یقطینہ)
عربی نام	:	الدباء (واحد دباءۃ)، القرع (واحد القرعۃ)
اردو نام	:	لوکی ، کدو

انگریزی نام	:	Gourd
نباتاتی نام	:	lagenaria siceraria standi
کنگڈم	:	نباتات
فائیلم	:	اینجیو سپرم
ذیلی فائیلم	:	یوڈی کوٹ(eudicots)، روزائڈ(roside)
آرڈر	:	cucurbitales
خاندان	:	ککربٹیسی(cucurbitaceae)
جنس	:	لگینیریا(lagenaria)
نوع/قسم	:	lagenaria siceraria standi

100 گرام کدو میں غذائیت اور کیمیاوی عناصر

توانائی	63kg(15k cal)	کاربوہائیڈریٹ	3.69g
ریشے	1.2g	لحمیات	.02g
پروٹین	.6g		

وٹامن

تھائی مین (B1)	.029mg	رائبوفلیوین (B2)	.22mg
نیاسین (B3)	.39mg	B5	.144mg
بی 6	.038mg	فولیٹ (B9)	4ug
وٹامن سی	8.5mg	کیلشیم	24mg
آئرن	.025mg	میگنشیم	11mg
مینگانیز	.066mg	فاسفورس	13mg
پوٹاشیم	170mg	سوڈیم	2mg
زنک	.7mg		

کدو کے فوائد

یہ ایک مشہور و معروف پھل ہے اس کی لمبائی زیادہ سے زیادہ گز بھر ہوتی ہے یہ ایک عام سبزی ہے جو دنیا بھر میں کاشت کی جاتی ہے، اس کا پودا ایک بیل ہوتی ہے جو زمین پر رینگتی ہے اس کے

پھل کا وزن ۱۰ کلوگرام تک ہوسکتا ہے، طبیعت کے لحاظ سے سرد تر ہے، کدو کے بیج پہلے درجے میں تر اور دوسرے درجے میں سرد ہیں۔ (حکیم عبداللہ)

کدو ایک لذیذ ترکاری ہونے کے ساتھ ساتھ طبی اعتبار سے بھی نہایت مفید اور کارآمد ہے کدو ایک ہلکی غذا ہے جس میں کیلوریز اور لحمیات نہ ہونے کے برابر ہیں فائبر، معدنیات اور پروٹین اس میں بکثرت پایا جاتا ہے معدے کو تسکین پہنچاتا ہے اور معدے کی کئی بیماریوں کو ختم کرتا ہے مثلاً تیزابیت، معدے کی جلن، قبض وغیرہ۔ کدو میں پوٹاشیم کافی مقدار میں پائی جاتی ہے اور سوڈیم بہت کم ہوتا ہے، اس لئے بلند فشار خون کے مریضوں کیلئے نہایت مفید ہے۔

ڈی ہائیڈریشن یعنی جسم میں پانی کی کمی کو پورا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ دست، ہیضہ اور انتڑیوں کے انفکشن میں دیا جاتا ہے۔ کدو کا جوس یرقان اور ٹائیفائڈ کے مریضوں کیلئے نہایت مفید ہے اس کے اجزاء میں وٹامن اے، بی، سی شامل ہیں جو دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے (Desiclinic.com)

کدو کا جوس بالوں کو سفید ہونے سے بچاتا ہے، کدو کا جوس تھکاوٹ کو ختم کرتا ہے اور انسان کو تر و تازہ رکھتا ہے (medinadia)

سر درد میں کدو کا تازہ گودا لے کر کھرل میں باریک کر کے پیشانی پر لگانے سے انشاء اللہ تھوڑی دیر میں آرام آجائے گا (خواص کدو)

کدو کے پانی سے سر دھونا یا پینا بھی گرمی کی وجہ سے سر درد کو ختم کرتا ہے، حلق کے ورم میں کدو کا پانی نیم گرم کر کے غرغرے کرانے سے ورم ختم ہو جاتا ہے، کسی چیز کو مکھیوں سے محفوظ رکھنا ہو تو اس پر کدو کی بیل کے پتے رکھ دیں اس پر ہرگز مکھی نہ بیٹھے گی (خواص کدو)

اگر گوندھے ہوئے آٹے کو اس پر لگا دیں اور چولہے یا تنور میں اس کو بھون کر اس کے پانی کو لطیف مشروب کے ساتھ استعمال کیا جائے تو بخار کی تیز قسم کی حرارت کو ختم کرتا ہے پانی کی تشنگی دور کرتا ہے، عمدہ تغذیہ کرتا ہے (حکمت قرآن اپریل ۲۰۰۶)

کدو ایک نہایت مفید ترکاری ہے جس میں عمدہ قسم کا Pectin پایا جاتا ہے جو معدہ اور ہاضمہ کے لئے مفید ہے کیمیاوی اعتبار سے لوکی ترکاری دوسری ترکاریوں سے بہتر ہے کیونکہ اس میں وٹامنز کے علاوہ مختلف دھاتیں پائی جاتی ہیں جو مختلف بیماریوں میں مفید ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی اپنی تصنیف ''اسلام کا نظام اکل و شرب'' میں اس طرح کدو کے فوائد ذکر کرتے ہیں: علماء حدیث اور اطباء نے کدو کے بہت سے فوائد لکھے ہیں: ایک صاحب نے بیس تک بڑے بڑے فوائد بیان کئے ہیں۔

(۱) کدو بذات خود بھی جلد ہضم ہوتا ہے اور دوسری چیزوں کو بھی ہضم کرتا ہے۔
(۲) عقل کو تیز اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ (۳) بخار میں مبتلا شخص کو آرام وسکون دیتا ہے
(۴) بزرگوں سے منقول ہے: من اکل القرع بالعدس رق قلبه وزید فی جماعه وان اخذ بالرمان الحامض والسماق نفع الصفرا جس کسی نے مسور کے دال کے ساتھ کدو پکا کر کھایا اسکا دل مضبوط اور قوت مردمی میں اضافہ ہوگا۔ اگر اسے ترش انار اور سماق کے ساتھ ملایا جائے تو یہ صفراء کو دور کرتا ہے۔ سماق ایک قسم کی بوٹی ہے جو بھوک بڑھانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔
(۵) گرمی کے سر درد کو دور کرتا ہے۔ (۶) پیٹ کو نرم کرتا ہے۔
(۷) بخار کو توڑنے کیلئے کدو کھلانے اور کاٹ کر جسم پر پھیرنے سے کوئی اچھی دوا نہیں۔
(۸) پیاس بجھاتا ہے اور جگر کی گرمی کو دور کرتا ہے۔
(۹) کدو کا بھرتہ کر کے اسکا پانی نکال کر آنکھ میں ڈالنے سے یرقان کی زردی جاتی رہتی ہے۔
(۱۰) کدو کو کھانڈ کے ساتھ پکا کر دینے سے جنون اور خفقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے پانی کی کلیاں کرنے سے مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔
(۱۱) کدو کا چھلکا پیس کر کھانے سے دانتوں اور بواسیر سے آنے والا خون بند ہو جاتا ہے۔
(۱۲) کدو کا مربہ جگر کی سوزش کیلئے ازحد مفید ہے۔
(۱۳) کدو کا بیج خون نکلنے کو روکتا ہے۔ (۱۴) کدو کا بیج جسم کو فربہ کرتا ہے۔
(۱۵) کدو کے تیل کو سر میں ملنا نیند کیلئے مفید ہے اور داد چنبل کیلئے فائدہ مند ہے۔
(۱۶) ہومیو پیتھک کے ماہرین کہتے ہیں کہ متلی اور قے کو روکنے کیلئے کدو سے کوئی بہتر دوا نہیں اور حاملہ عورت کو حمل کے ابتدائی ایام میں صبح کی متلی اور استغراق کو روکنے کیلئے اکسیر ہے اور پیٹ سے کیڑے نکالنے کیلئے مفید اور یقینی دوا ہے۔
(۱۷) کدو کے مغز کے دو بڑے چمچے شہد کیساتھ کھانے سے پیشاب کی جلن ختم ہو جاتی ہے۔
(۱۸) جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ پیٹ کی تیزابیت کو ختم کرنے میں کدو اکسیر دوا ہے۔
(۱۹) کدو پھل کو سرکہ میں گھول کر پیروں پر لگانے اور محلول کھانے سے پیروں کی جلن درست ہوتی ہے۔
(۲۰) دہلی کے اطباء کڑوے کدو کو خشک کر کے جلا کر شہد میں ملا کر اسکی سلائی ان مریضوں کو لگاتے تھے جنہیں نے رات کے وقت ٹھیک دکھائی نہیں دیتا تھا۔